Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part 3 Hons paper 6th(2019-20)
Book-Lesaniyat kya hai
Topic:-Lesaniyat or sotiyaat

Scanned with CamScanner

ان کا

ڈبیا (Sound Box) کہتے ہیں انکو ملا کر ہے اس آواز کی ڈبیا میں بہت نازک
تار لگے ہوتے ہیں۔ بہت نازک لطیف جھلّیاں ہیں۔ یہ نازک پردے ایک خاص انگلی باجے کی حیثیت
رکھتے ہیں۔ یہ ہماری بنسی یا گھنٹی ہے۔ آواز کی ڈبیا میں ایک آدھ پردے ہوتے ہیں اور ان پ
اور پردوں کے امکانات لاشمار ہیں۔ غرضیکہ یہ صوتی ڈبیا ایک معجزہ ہے فطرت ہے اس کے پیچ
نشیب و فراز صورت و آہنگ کے امکانات بیکراں ہیں۔ اگر آپ انسانی آوازوں کا جائزہ لیجیے
اور انہیں جانوروں کی آواز سے ملا دیجیے تو آپ کو انسانی آوازوں کی حیرت انگیزی کا اور
سحر انگیزی کا پتہ چلے گا۔

علمائے صوتیات نے انسانی ذہن کے اندر کئی مرکز قائم کیے ہیں۔ اور یہ مرکز ہیں جن
سے آوازوں کی ڈبیا سے نکلی صوتی لہریں ٹکراتی ہیں۔ اور یہ لہریں ہوائی لہروں میں سانس
کے ذریعہ ہوا پھیپھڑوں میں جاتی ہے۔ اور سانس ہی باہر آتی ہے لیکن بقدر ضرورت ہم اس ہوا
میں کچھ آواز نکالنے کیلئے روک لیتے ہیں۔ استعمال کی ابتدا دماغ کے مرکز سے ہوتی ہے۔ اور
وہاں سے دماغ کی ڈبیا کو حکم آتا ہے کہ اپنے پردوں کو استعمال کرو۔ آواز کی نوعیت بھی ذہنی
ہے۔ اور اس کا طرز اظہار جسمانی ہے۔

مراکز کے اعتبار سے آواز کی کئی قسمیں قرار دی گئی ہیں۔ اصل میں حلق کی بانسری کا کام
دماغ بجاتا ہے۔ جیسے ایک ماہر موسیقار اپنی انگلیوں کو بانسری کے سوراخوں پر جنبش
دیتا ہے۔

آوازوں کی اقسام:۔ (الف) حلق سے نکلنے والی آوازیں مثلاً عربی میں "ع" اور
"غ" کی آوازیں۔ اور جرمن کی بھی بہت سی آوازیں حلق سے نکلتی ہیں۔
(ب) تالو والی آوازیں۔ بہت سے حروف ایسے ہیں جنکا مخرج تالو ہوتا ہے

وہاں سے ٹکرا کر آوازیں پھیلتی ہیں جیسے "ٹک" اور "ڈ" کی آواز تالو سے نکل کر باہر آتی ہے۔

ج دانت سے ٹکرانے والی آواز: بہت سی آوازیں مخلوط ہو جاتی ہیں اس لیے شبہ ہوتا ہے کہ تالو سے نکلی ہے یا دانت سے۔ چونکہ اس میں کئی حروف ملے ہوتے ہیں۔ اس لیے آواز مخلوط ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت جس آواز کا اثر غالب ہو اسی نام سے لفظ کو موسوم کرتے ہیں۔

د لب سے نکلنے والی آواز: "ل" "م" "و" وغیرہ وہ آوازیں ہیں جس پر لب کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ یہ نرم و نازک اور شیریں ہوتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ فطرت نے لب کی نزاکتوں کا خیال رکھا ہے۔

ہ رخساروں سے ٹکرانے والی آوازیں: آوازوں کی وہ شکل ہے جو اپنے اندر وزن رکھتی ہے۔ جیسے "بو" "پو" "لو" وغیرہ اور انگریزی میں "W" "V" کی آواز دریچے میں آتا ہے۔

و ناک سے نکلنے والی آوازیں: وہ آوازیں جو صاف سنائی نہیں دیتی ہے جیسے نون غنہ (ں) وغیرہ اس کے علاوہ اور بھی [illegible] ہیں جن کے ذریعہ آہنگ بنتے ہیں۔ غرض یہ کہ صوتیات کو سائنسی بنیادوں پر اس رنگ میں منظم کیا گیا ہے گویا ہمارے ذہن میں ایک نیا لوک بکھر جاتا ہے۔ اس کے بعد اور ماہرین اس زیر و بم کو قلندروں کے مطابق قطعیت عطا کی گئی ہے۔ کیونکہ فطرت کے قوانین کے انکشاف کا سائنس دان قانون نہیں بناتا بلکہ فطرت کے ذریعہ کے ہر اثر قوانین کو بے نقاب کرتا ہے۔ ماہرین صوتیات قوانین صوتیات نہیں بناتے بلکہ فطرت سے ان قوانین کا استخراج

کرتے ہیں ۔

اور یہ فرض کیا جاتا ہے کہ انسانی حلق، تالو، رخسار، دانت، لب، ناک اور
سب سے بڑھ کر آواز کی ڈبیا کی صرف ناک لچکدار، سیرنگی اور امکانات کی وجہ
سے ہر انسانی آواز میں صوت، تنوع اور خوش آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ ان آوازوں کی
تنوع و نیک وغیرہ ہی کی وجہ سے لفظوں کے خزانے میں اضافے پر اضافہ ہوتا جاتا ہے
اور جب آوازوں میں قطعیت پیدا ہو گئی تو زبان عالم وجود میں آئی اور آج بھی
اس ترقی یافتہ شکل ہمارے سامنے ہے۔ اس میں لب و لہجہ، ترنم، نغمگی، آوازوں
کی ہم آہنگی کی بڑی اہمیت ہے۔

کہا جاتا ہے کہ صوتیات اور لسانیات کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ زبان آوازوں کے
ایک مجموعے کا نام ہے جسے انسان اپنے خیالوں کو دوسروں پر ظاہر کرنے
کے لئے [illegible] لگاتا ہے۔ زبان کا جب رشتہ صوتیات سے معلوم کرنے کی کوشش
کی جائے گی تو یہ امر مستحق بیان رہ جائے گا کہ دراصل صوتیات ہی زبان کا
منبع اولی ہے۔ دراصل جب انسان اپنے ابتدائی مرحلے میں تھا تو اس وقت
اس کی حرکات و سکنات اور اشارات ہی اس کے خیالات کی ترسیل
کا باعث بنتے تھے یا پھر آوازوں کے زیر و بم کے سہارے خیالات کا اظہار کیا جاتا تھا
لیکن جیسے جیسے انسانی ذہن ارتقاء کے مدارج طے کرنے شروع کئے تو اسکی
ٹوٹی پھوٹی آوازوں نے الفاظ کی شکل اختیار کی اور جب الفاظ نے اپنے اندر
استحکام اور وسعت پیدا کر لیا تو گویا یہاں سے ہی جنم لیتی ہے اسی طرح یہ بات
روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ صوتیات اور لسانیات کے تعلق اٹوٹ

Scanned with CamScanner

ہیں اور دونوں ایک دوسرے پر منحصر کرتے ہیں۔ ایک کے بغیر دوسرے کا تصور
نا ممکن ہی نہیں بلکہ بے عمل اور بے معنی بھی ہے ۔

Scanned with CamScanner